بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔حکومت کی طرف سے چونکہ پرائیویٹ اداروں پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنے ملازمین کی تنخواہوں میں سے کچھ رقم کاٹ کر مع اضافہ ای اوبی آئی کے ادارہ کے جمع کروائیں، اس لئے اس کا حکم پرائیویڈنٹ فنڈ کی طرح ہے ،لہٰذا اس صورت میں ملازم کے لئے ای اوبی آئی کے ادارہ کی طرف سے ملنے والی رقم مع اضافہ وصول کرنا جائز ہے۔ البتہ اگر کوئی پرائیویٹ ادارہ اپنی رضامندی سے اپنے ملازمین کا مذکورہ ادارہ میں اندراج کروائے تو اس صورت میں ادارے کی طرف سے ملنے والی رقم اگرچہ سود نہیں ہے ،لیکن سود کی مشابہت ضرور موجود ہے، لہٰذا اس صورت میں ملنے والی زائد رقم ملازم خود استعمال نہ کرے، بلکہ اس کا صدقہ کردینا بہتر ہے اور یہ صدقہ ایسا ہے جو اپنے مستحقِ زکوٰۃ بیوی بچوں اوراعزہ واقارب پر بھی صرف کیا جاسکتا ہے،مزید تفصیل کے لئے منسلکہ فتوی کی فوٹوکاپی ملاحظہ فرمائیں۔

(۲)۔۔۔واضح رہے کہ این جی اوز میں ملازمت کرنا فی نفسہ جائز ہے، لیکن اگر کسی این جی اوز کے بارے میں یقین یا ظنِ غالب سے یہ بات معلوم ہوجائے کہ وہ فلاحی کاموں کی آڑ میں اپنے باطل مذہب کی ترویج کررہے ہیں، مسلمانوں کو العیاذ باللہ عیسائی یا یہودی بنا رہے ہیں، بے پردگی اور فحاشی پھیلا رہے ہیں تو ایسی این جی اوز میں ملازمت کرنا ناجائز ہے۔

اسی طرح ملٹی نیشنل کمپنیوں میں ملازمت کرنا فی نفسہ جائز ہے تاہم اگر کسی ملٹی نیشنل کمپنی کے بارے میں یقینی طور پر معلوم ہوجائے کہ وہ اپنے منافع کو یا اس کے بعض حصے کو مسلمانوں کے خلاف استعمال کرتے ہیں تو ایسی صورت میں ملٹی نیشنل کمپنی میں ملازمت اختیار کرنا اسلامی غیرت کے خلاف ہے،اس لئے اس کمپنی میں ملازمت کرنے سے بچنا بہتر ہے۔(ماخذہٗ التبویب ۸۹۵:۲۳و۸۶۴:۱۸)

**عمدة القاري شرح صحيح البخاري (١٤ / ٣٠٨)**

قد استعان، صلى الله عليه وسلم، بصفوان بن أمية في هوازن، واستعار منه مائة درع بأداتها

**شرح النووي على مسلم (١٢ / ١٩٩)**

إن كان الكافر حسن الرأي في المسلمين ودعت الحاجة إلى الاستعانة به استعين به وإلا فيكره

**تكملة فتح الملهم(٣: ٢٦٩)**

''والذي يتخلص من مجموع الروايات ان الامرفي الاستعانة بالمشركين موكول الي مصلحة الاسلام والمسلمين فان كان يومن عليهم من الفساد وكان في الاستعانة بهم مصلحة فلاباس بذلك ان شاء الله تعالي اذا كان حكم الاسلام هو الظاهر ويكون الكفار تبعاللمسلمين وان كان للمسلمين عنهم غني اوكانوا هم القادة والمسلمون تبعا لهم اويخاف منهم الفساد فلايجوز الاستعانة بهم''

(۳)۔۔۔ایسابنک جس نے اپنی ایک ونڈو غیر سودی بنکاری کی کھولی ہو اورایسی تکافل کمپنیاں جو مستند علماءِ کرام کی مشاورت کے ساتھ ان کی زیرِ نگرانی کام کررہی ہوں اوروہ اس کے کام سے مطمئن بھی ہوں توایسے بنک کی غیر سودی بنکاری کی ونڈواورایسی تکافل کمپنیوں میں ملازمت کرناجائزہے۔

ایسابنک جس نے اپنی ایک ونڈویابرانچ غیر سودی بنکاری کی مستند علماءِ کرام کی زیرِ نگرانی کھولی ہو اور اس کے پیسوں کے آنے جانے کاانتظام وانصرام سودی کھاتوں سے الگ رکھاجاتاہواوراس کے ملازمین کو تنخواہ بھی غیر سودی ونڈویابرانچ سے دی جاتی ہوتوایسی صورتحال میں اس ونڈویابرانچ سے تنخواہ لیناجائزہے۔(ماخذہ التبویب۸۶۸:۲۱)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ واللہ اعلم بالصواب

محمد رضوان جیلانی عفااللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۲۔رجب۔۱۴۳۳ھ

۱۳۔جون۔۲۰۱۲ء